**Al-Mīthāq** *(Research Journal of Islamic Theology)*
**ISSN:** 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
**Volume** 03, **Issue** 03, October-December 2024, **PP**: 189-204
**Open Access at**: https://almithaqjournal.org/

Article QR

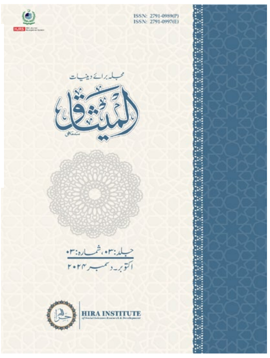

# الدر المنضود علی سنن ابی داؤد از مولانا محمد عاقل سے کتاب الفتن کا تحقیقی جائزہ

# *A Research Review of Kitāb al-Fitan in Al-Durr al-Manẓūd ʻalā Sunan Abī Dāwūd by Mawlānā Muḥammad ʻĀqil*

| | |
|---|---|
| **1. Zainab Bibi** | *M.Phil Scholar,*<br>*Department of Islamic Studies,*<br>*The Government Sadiq College Women University Bahawalpur.* |
| **2. Dr. Shazia Ashiq**<br>*shazia.ashiq@gscwu.edu.pk* | *Assistant Professor,*<br>*Department of Islamic Studies,*<br>*The Government Sadiq College Women University Bahawalpur.* |

***How to Cite:*** Zainab Bibi and Dr. Shazia Ashiq. 2024: "A Research Review of Kitāb al-Fitan in Al-Durr al-Manẓūd ʻalā Sunan Abī Dāwūd by Mawlānā Muḥammad ʻĀqil". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (03): 189-204.

***Article History:***

| **Received**: | **Accepted**: | **Published**: |
|---|---|---|
| 25-11-2024 | 21-12-2024 | 31-12-2024 |

***Copyright:*** **©The Authors**

***Licensing:*** This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

***Conflict of Interest:*** Author(s) declared no conflict of interest.

***Abstract & Indexing***

***Publisher***

HIRA INSTITUTE
*of Social Sciences Research & Development*

# الدر المنضود علی سنن ابی داؤد از مولانا محمد عاقل سے کتاب الفتن کا تحقیقی جائزہ

# *A Research Review of Kitāb al-Fitan in Al-Durr al-Manẓūd ʻalā Sunan Abī Dāwūd by Mawlānā Muḥammad ʻĀqil*

1. **Zainab Bibi**
*M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies,*
*The Government Sadiq College Women University Bahawalpur.*

2. **Dr. Shazia Ashiq**
*Assistant Professor, Department of Islamic Studies,*
*The Government Sadiq College Women University Bahawalpur.*
*shazia.ashiq@gscwu.edu.pk*

## Abstract

This study delves into the "Kitāb al-Fitan" (Book of Trials) section of Al-Durr al-Manẓūd ʻalā Sunan Abī Dāwūd, an esteemed commentary by Mawlānā Muḥammad ʻĀqil on Imam Abū Dawūd's renowned Ḥadīth collection. The Kitāb al-Fitan explores prophetic traditions concerning the trials, tribulations, and signs preceding the Day of Judgment. Mawlānā ʻĀqil's commentary provides an in-depth analysis of these trials, categorizing them into minor and major events while emphasizing the importance of religious knowledge and adherence to the Prophet Muhammad's (ﷺ) *Sunnah* as essential guidance for overcoming these challenges. Furthermore, the commentary sheds light on the eschatological signs narrated in the prophetic traditions, offering a detailed and practical framework for understanding the moral, spiritual, and societal implications of such events. By critically engaging with the text, this article highlights the relevance of Al-Durr al-Manẓūd as a significant resource for addressing contemporary challenges, fostering steadfastness in faith, and navigating the complexities of life amidst trials.

**Keywords:** *Qur'ān, Ḥadīth, Al-Durr al-Manzūd, Kitāb al-Fitan, Day of Judgment.*

## صاحبِ کتاب مولانا محمد عاقل کی مختصر سوانح

مولانا محمد عاقل کا شمار ان علماء کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی اسلام اور اس کی نشر و اشاعت کے لیے وقف کر دی۔ آپ ایک عظیم شخصیت، محدث، فقیہ، متکلم زمانہ، دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم سہارنپور ہیں۔ آپ کا نام محمد عاقل سہارنپوری اور والد کا نام الحاج مولانا حکیم محمد ایوب تھا۔ آپ 9 شعبان 1359ھ بمطابق 15 اکتوبر 1937ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے سہارنپور کی جامع مسجد میں قرآن مجید حفظ کیا اور پھر آپ نے درس نظامی کی تعلیم مظاہر علوم میں حاصل کر کے 1380ھ میں فراغت حاصل کی۔ مولانا منظور احمد خانؒ سہارنپوری، مولانا محمد اسعد اللہؒ اور مولانا امیر احمد کاندھلویؒ آپ کے دورہ حدیث کے اساتذہ ہیں، فقیہ الاسلام مولانا مظفر حسینؒ سے بھی بعض درسی کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

مولانا محمد عاقل لیاقت و صلاحیت، تدریسی و فنی مہارت اور استعداد کی عمدگی و پختگی کیلئے طالب علمی کے زمانہ ہی سے مشہور تھے، اسی لئے 30 جمادی الثانی 1381ھ کو استاد بنائے گئے، اگلے سال استقلال ہو گیا اور مشاہرہ بھی طے ہو گیا۔ مولانا محمد عاقل 1386ھ میں استاد الحدیث بن گئے اور 1387ھ میں دورہ حدیث کی معرکۃ الآراء کتاب ابوداؤد شریف کا سبق انہیں دیا گیا۔ مولانا امیر احمد کاندھلویؒ کی وفات کے بعد صدارت تدریس کو پر کرنے کی ضروت تھی چنانچہ 1390ھ میں مولانا محمد عاقل مظاہر علوم کے

صدر المدرسین بنادیئے گئے۔ آپ نے ہوش سنبھالا تو شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی کا دولت کدہ روح وروحانیت سے بقعہ نور بنا ہوا تھا، اسی نورانی ماحول میں مولانا محمد عاقل نے پرورش پائی اور شیخ کی نظر کیمیا اثر سے خوب مستفید و مستفیض ہوئے۔ چنانچہ اسی دربار سے خلعت خلافت واجازت سے سرفراز ہوئے۔[1]

مولانا محمد عاقل سہارنپوری کو جامعہ مظاہر علوم سہانپور میں بخاری شریف کے علاوہ کتب ستہ مکمل پڑھانے کا شرف حاصل ہوا اور پھر آپ نے جامعہ مظاہر علوم میں بخاری شریف پڑھائی اور 2017ء میں اسی جامعہ میں سنن ابوداؤد پچاس مرتبہ مکمل کرائی۔ آپ سے پہلے آپ کے استاذ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی نے بھی تقریباً اتنی بار ہی سنن ابی داؤد پڑھائی تھی۔ بخاری شریف کے ساتھ ساتھ سنن ترمذی کا درس بھی مولانا محمد عاقل ہی کے پاس رہا۔

## علمی وتصنیفی خدمات

آپ مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی کے علمی و تصنیفی کاموں میں معاون رہے اور اس طرح خدمت کا خوب موقع ملا۔ آپ کی تربیت بھی ہوتی رہی اور اپنے دل کو بھی صاف کرتے رہے چنانچہ آپ کی شرف نفسی اور سعادت نسبی کا اثر آپ میں بدرجہ مفید ہوتا گیا۔ الحل المفہم کا حاشیہ، الکوکب الدری کا مقدمہ، الفیض السمائی کا حاشیہ، ملفوظات وغیرہ آپ کی قلمی وعلمی یادگار ہیں لیکن علمی دنیا میں مولانا محمد عاقل کی بے نظیر عالمانہ تالیف "الدر المنضود علی سنن ابی داؤد" جو ابوداؤد شریف کی شرح ہے، بہت مقبول ہوئی۔ تصنیفی کام کے علاوہ تدریسی اور خانقاہی میدان میں بھی آپ کی نمایاں خدمات ہیں۔[2]

## الدر المنضود علی سنن ابی داؤد کا تعارف

الدر المنضود مولانا محمد عاقل کی سنن ابی داؤد کی تقریر ہے جو ان کے شاگرد رشید مولانا ثناء اللہ ہزاروی باغی نے دوران درس ضبط کی تھی۔ مولانا محمد عاقل نے اس پر نظر ثانی کی اور مفید باتیں شامل کرکے اس کو شائع کیا جس کا شمار موجودہ زمانے کی بہترین شروحات میں ہوتا ہے۔ یہ شرح 11 رمضان المبارک 1413ھ میں مکمل ہوئی۔ یہ شرح چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ الدر المنضود علی سنن ابی داؤد مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی سے شائع ہوئی۔ جدید اشاعت 1429ھ / 2008ء میں ہوئی۔ مولانا محمد عاقل لکھتے ہیں:

> اس تقریر میں جہاں تک حل کتاب کا تعلق ہے تو اس کا زیادہ تر حصہ بذل المجہود شریف کا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے مضامین یا تو وہ ہیں جن کو احقر نے حضرت شیخ کے حواشی بذل المجہود و دیگر شروح حدیث وکتب سے اخذ کیا یا وہ ہیں جن کو میں نے حضرت شیخ قدس سرہ اور حضرت مولانا اسعد اللہ سے درس میں سنا اس لئے کہ احقر کو سنن ابی داؤد شریف ان دونوں بزرگوں سے الگ الگ دو مرتبہ پڑھنے کی نوبت آئی ہے۔ مؤخر الذکر سے 1380ھ میں جو احقر کے دورہ حدیث کا سال تھا اور اوّل الذکر سے 1387ھ میں جو بندہ کی تدریس سنن ابی داؤد کا پہلا سال تھا۔ بذل المجہود پر حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کے بڑے قیمتی حواشی ہیں۔ ان میں سے بہت سی حواشی بذل المجہود مصری کے ساتھ حاشیہ پر طبع ہو گئے ہیں۔ احقر نے بذل المجہود سے استفادہ کے ساتھ ان حواشی سے بھی استفادہ کیا ہے۔ اس تقریر (الدر المنضود علی سنن ابی داؤد) میں ناظرین بذل المجہود اور حضرت شیخ کے ان حواشی کا بکثرت حوالہ پائیں گے۔ امید ہے کہ یہ تقریر بذل المجہود کے مضامین عالیہ کی طرف رسائی کا ایک عمدہ اور آسان ذریعہ ہو گی۔[3]

## شرح کا اسلوب و منہج

الدر المنضود علی سنن ابی داؤد مولانا محمد عاقل کی اردو زبان میں لکھی گئی شروحات میں حل کتاب کے لئے یہ سب سے مفید ہے لیکن اس میں حدیث کا متن اور ترجمہ نہیں ہے۔ اگر حدیث کا متن اور ترجمہ بھی ہوتا تو طلبہ کے لئے زیادہ فائدہ ہوتا اس لیے کہ انحطاط کا دور ہے۔ یہ شرح اصل میں "بذل المجہود" کے مضامین اور مباحث کی اردو زبان میں ترتیب و تہذیب اور تلخیص ہے۔ مولانا محمد عاقل نے "بذل المجہود" کے ساتھ "أوجز المسالک، اللامع الدراری" اور "الکوکب الدری" سے بھی استفادہ کیا ہے۔ شروع میں ایک مفید مقدمہ ہے جس میں علم حدیث، امام ابو داؤد کے حالات زندگی اور سنن ابی داؤد سے متعلق مباحث کا تذکرہ ہے۔

اس شرح میں مولانا کا اسلوب یہ رہا ہے کہ ہر باب کا عنوان قائم کرکے باب اور روایت کے درمیان مناسبت ذکر کرتے ہیں۔ اگر کسی روایت میں کوئی غریب لفظ آتا ہے تو اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ اگر روایات میں تعارض ہو تو ان میں تطبیق یا ترجیح دیتے ہیں۔ ائمہ اربعہ کے مذاہب اور ان کے دلائل کا تذکرہ اور مسلک احناف کی وجہ ترجیحات کا ذکر کر دیتے ہیں۔ اس شرح کی عمدہ خصوصیت یہ ہے کہ اس میں "قال ابو داؤد" سے متعلق مباحث نہایت عمدہ اور مفید طریقے سے واضح کی گئی ہیں۔ اگر امام ابو داؤد نے کسی روایت یا سند پر کلام فرمایا ہے تو اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ یہ ایک مفید شرح ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد بذل المجہود کے مباحث کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔[4]

## کتاب الفتن کا تحقیقی جائزہ

احادیث الفتن کا نام علم الفتن اس لیے رکھا جاتا ہے کہ کتاب الفتن کی احادیث میں یہ چیز قابل تحقیق ہوتی ہے کہ یہ کس فتنہ کی طرف اشارہ ہے، اس کا مصداق کیا ہے آیا وہ گذر چکا یا آئے گا یا اس کی تعبیرات کیا ہو سکتی ہے؟ چنانچہ شارحین اس پر کلام اور اپنی رائے زنی فرماتے ہیں۔ الدر المنضود علی سنن ابی داؤد میں مولانا محمد عاقل نے بھی بعض فتن کی تعیین و تعبیر اپنی رائے اور قیاس سے فرمائی ہے۔ کتاب الفتن کی احادیث سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ قیامت تک پیش آنے والے فتن میں جتنے بڑے بڑے فتنے ہیں ان سب کا علم رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا گیا تھا، لیکن ان فتن کے وقوع کا زمانہ اور تاریخ کا متعین طور پر علم نبی کریم ﷺ کو بھی نہ تھا۔ چنانچہ بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے بعض صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ جب یہ بات پیش آئے گی تو تم لوگوں کا اس وقت کیا حال ہو گا، تم اس وقت کیا کرو گے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ جو آپ ﷺ فرمادیں ہم ویسا کریں گے، لیکن اس زمانہ حیات میں وہ بات اور فتنہ پیش نہیں آیا، اس کی نظیریں کتاب الفتن میں موجود ہیں جو آسامنے آجائیں گی۔[5]

مولانا محمد عاقل نے جن احادیث فتن کو اپنی کتاب الدر المنضود علی سنن ابی داؤد میں شامل کیا ہے ان کی تفصیلات آئندہ سطور میں پیش کی جاتی ہیں۔

## چار بڑے فتنے

عن عبد الله عن النبي ﷺ قال: يكون في هذه الأمة أربع فتن، في آخرها الفناء۔[6]

عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں چار (بڑے) فتنے ہوں گے۔ آخری فتنہ فنا (قیامت) ہو گا۔

اس حدیث کی شرح میں مولانا محمد عاقل لکھتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت میں چار فتنے پائے جائیں گے،

ان میں سے آخری فتنہ میں یہ دنیا فنا ہو جائے گی، یعنی بڑے فتنے چار ہوں گے اور فنا سے مراد یا تو دنیا کی فنا ہے یا امت اجابت کی فنا کہ ان کے بعد کوئی مسلم باقی نہ رہے گا۔[7]

### فتنہ احلاس و فتنہ سراء اور دھیماء

ایک طویل حدیث کا مفہوم ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فتنوں کے تذکرہ میں بہت سے فتنوں کا تذکرہ فرمایا یہاں تک کہ فتنہ احلاس کا بھی۔ تو ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فتنہ احلاس کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ ایسی نفرت وعداوت اور قتل وغارت گری ہے کہ انسان ایک دوسرے سے بھاگے گا اور باہم برسرپیکار رہے گا، پھر اس کے بعد فتنہ سراء ہے جس کا فساد میرے اہل بیت کے ایک شخص کے پیروں کے نیچے سے رونما ہوگا، وہ گمان کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہ ہوگا، میرے اولیاء تو وہی ہیں جو متقی ہوں، پھر لوگ اس شخص پر اتفاق کر لیں گے جیسے سرین ایک پسلی پر۔ (یعنی ایسے شخص پر اتفاق ہوگا جس میں استقامت نہ ہوگی جیسے سرین پہلو کی ہڈی پر سیدھی نہیں ہوتی)، پھر دھیماء (اندھیرے) کا فتنہ ہوگا جو اس امت کے ہر فرد کو پہنچ کر رہے گا، جب کہا جائے گا کہ فساد ختم ہو گیا تو وہ اور بھڑک اُٹھے گا جس میں صبح کو آدمی مؤمن ہوگا، اور شام کو کافر ہو جائے گا، یہاں تک کہ لوگ دو خیموں میں بٹ جائیں گے، ایک خیمہ اہل ایمان کا ہوگا جس میں کوئی منافق نہ ہوگا اور ایک خیمہ اہل نفاق کا جس میں کوئی ایماندار نہ ہوگا، تو جب ایسا فتنہ رونما ہو تو اسی روز یا اس کے دوسرے روز سے دجال کا انتظار کرنے لگ جاؤ۔[8]

### فتنہ احلاس کا مصداق

مذکورہ حدیث کی شرح میں مولانا محمد عاقل کے کلام کا حاصل ہے کہ احلاس حلس کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ بوریا یا ٹاٹ جو قالین وغیرہ کے نیچے زمین پر بچھا ہوا ہوتا ہے جو مدت تک بچھا رہتا ہے، اوپر والی چادر تو بدلتی رہتی ہے، اس میں اس فتنہ کے طویل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اس سے غالباً قتل حضرت عثمانؓ کا فتنہ مراد ہے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے آخر میں جو شر انگیزوں نے شر کھڑا کیا مصر کے بلوائیوں نے حضرت عثمانؓ کے انتظامات پر اعتراضات کیے یہاں تک کہ آپؓ کے خلاف محاذ قائم کر لیا اور ان لوگوں نے مدینہ میں آپؓ کے مکان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ آپؓ کے قتل اور شہادت کی نوبت آگئی اور پھر اس پر مرتب ہونے والے دوسرے فتنے جنگ جمل اور جنگ صفین ہوئیں۔ یہاں تک کہ حضرت حسنؓ کی حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ صلح پر مسئلہ طے ہو کر سکون ہوا۔

### فتنہ السراء کا مصداق

یہ وہ فتنہ ہے جس کا سبب وقوع کثرت فتوحات اور مال و دولت کی کثرت، لوگوں کا سرور وعیش کی زندگی میں مست ہونا، یا اس کو سراء اس لئے کہا گیا کہ مسلمانوں میں خلل اور نقص واقع ہونے کی وجہ سے ان کے اعداء کے سرور کا سبب ہوگا۔ دخنھا یعنی اس فتنہ کی ابتداء اور اشتعال ایسے شخص کے قدموں کے نیچے سے ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا جس کا دعویٰ ہوگا کہ میں اہل بیت سے ہوں حالانکہ حقیقتاً وہ مجھ سے نہ ہوگا، یعنی اپنے کردار اور احوال کے اعتبار سے غالباً مجھ سے ہو کیونکہ میرے گھر والے اور میرے دوست تو وہ لوگ ہوں گے جو متقی ہوں۔ پھر اس شخص کے زمانے میں لوگ (اس کو ہٹا کر) صلح کر لیں گے ایک نااہل پر جس کی نااہلی کو آپ ﷺ نے اس تشبیہ سے سمجھایا۔ کورک علیٰ ضلع یعنی جیسے سرین کو رکھ دیا جائے پسلی کی ہڈی پر، ظاہر ہے جب پسلی کو کھڑا کر کے اس پر کوئی وزنی شے رکھی جائے گی تو اس سے اس کا تحمل نہ ہوگا اور وہ لچکتی رہے گی۔

## فتنہ الدھیماء کا مصداق

اس فتنہ الدھیماء کے بارے میں حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ نور اللہ مرقدہ نے اس فتنہ کو چنگیز خان کے فتنہ پر محمول کیا گیا ہے۔ چنگیز خان کا فتنہ تاریخ میں بہت مشہور ہے۔ اس کی تفصیلات کے لئے تاریخ کی طرف رجوع کیا جائے۔ حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ نے بذل میں اس فتنہ کے بارے میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ ظہور مہدی سے کچھ پہلے پایا جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک چلتا رہے گا۔ پھر وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام جن کے ساتھ امام مہدی بھی شامل ہوں گے دجال کا تعاقب کریں گے یہاں تک کہ اس کو قتل کر ڈالیں گے۔ حضرت نے تحریر فرمایا ہے اس فتنہ کے وقوع کے بارے میں کہ وہ اخیر زمانہ میں ہو گا اس کی طرف اس حدیث کے اس لفظ سے اشارہ مل رہا ہے فاذا کان ذلک فانتظروا الدجال من یومه او من غده۔ [9]

## قیامت تک آنے والی تحاریک اور اُن کے قائدین کے نام

عن حذيفة بن اليمان: والله ما أدري أنسي أصحابي أم تناسوا! والله ما ترك رسول الله ﷺ من قائد فتنة إلى أن تنقضي الدنيا۔ [10]

حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے اصحاب بھول گئے ہیں؟ یا ظاہر کر رہے ہیں، اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک ہونے والے کسی ایسے فتنہ کا سردار کا ذکر چھوڑ دیا ہو جس کے ساتھ تین سو یا اس سے زیادہ افراد ہوں اور ان کا اور اس کے باپ اور اس کے قبیلہ کا نام لے کر آپ ﷺ نے بتانہ دیا ہو۔

مولانا محمد عاقل مذکورہ روایت کی تشریح کرتے ہیں کہ قیامت تک جتنی تحریکیں پائی جائیں گی تو ان تمام تحریکوں کے قائدین کے نام، ان کے باپ اور قبیلہ کا نام بشرطیکہ اس قائد کے ساتھ چلنے والوں کی تعداد کم سے کم 300 فرد ہو، رسول اللہ ﷺ نے ہم سب کے سامنے وہ بیان فرما دیئے "وَاللهِ مَا أَدْرِي,أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا!" یعنی واللہ میں نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے ساتھی ان قائدین کے نام بھول گئے یا کسی مصلحت سے نسیان ظاہر کرتے ہیں، یعنی اظہار میں فتنہ سمجھ کر بیان نہیں کرتے۔ [11]

## تستر کی فتح

تستر کی فتح کے حوالے سے ایک طویل حدیث کا مفہوم ہے کہ حضرت سبیع بن خالد فرماتے ہیں کہ تستر فتح کئے جانے کے وقت میں کوفہ آیا، وہاں سے میں خچر لا رہا تھا، میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ چند درمیانہ قدو قامت کے لوگ ہیں اور ایک اور شخص بیٹھا ہے جسے دیکھ کر ہی تم پہچان لیتے کہ یہ اہل حجاز میں سے ہے، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو لوگ میرے ساتھ ترش روئی سے پیش آئے اور کہنے لگے: کیا تم انہیں نہیں جانتے؟ یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت حذیفہ بن یمانؓ ہیں، پھر حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے اور میں آپ سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، تو لوگ انہیں غور سے دیکھنے لگے۔ انہوں نے فرمایا: جس پر تمہیں تعجب ہو رہا ہے وہ میں سمجھ رہا ہوں، پھر وہ کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ اس خیر کے بعد جسے اللہ نے عطا فرمایا ہے کیا شر بھی ہو گا جیسے پہلے تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جی" میں نے عرض کیا: پھر اس سے بچاؤ کی کیا صورت ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تلوار" میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر اللہ کی طرف سے کوئی خلیفہ زمین پر ہو پھر وہ تمہارے پیٹھ پر کوڑے لگائے اور تمہارا مال لوٹ لے جب بھی تم اس کی اطاعت کرو ورنہ تم درخت کی جڑ چبا چبا کر مر جاؤ" میں نے عرض کیا: پھر کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "دجال

ظاہر ہو گا، اس کے ساتھ نہر بھی ہو گی اور آگ بھی، جو اس آگ میں داخل ہو گیا تو اس کا اجر ثابت ہو گا اور اس کے گناہ معاف ہو گئے اور جو اس کی (اطاعت کر کے) نہر میں داخل ہو گیا تو اس کا گناہ واجب ہو گا اور اس کا اجر ختم ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: پھر کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر قیامت قائم ہو گی۔[12]

مذکورہ روایت کے حوالے سے الدر المنضود علی سنن ابی داؤد میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ نے آپ ﷺ سے یہ سوال کیا کہ یارسول اللہ! بتلایئے تو سہی کہ یہ خیر اور بھلائی امن وعافیت وغیرہ جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو عطاء کیا ہے، کیا اس کے بعد پھر شر ہو گا جس طرح اس سے پہلے تھا، یعنی فسق وفجور اور فتنہ وفساد، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہو گا، میں نے دریافت کیا کہ پھر اس فتنہ سے بچنے کی کیا صورت ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تلوار، یعنی قتال بالسیف اور جہاد، میں نے پھر آپ ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ! پھر کیا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو صورتیں ہیں اگر اس وقت میں کوئی مسلمانوں کا خلیفہ پایا جاتا ہو تو تم اس کی اطاعت کرتے ہوئے شہر کی زندگی اختیار کرنا، وہ خلیفہ تم پر کتنا ہی ظلم اور زیادتی کرے اور اس کے علاوہ دوسری حالت ہو یعنی دنیا میں مسلمانوں کا کوئی خلیفہ نہ رہے اور مسلسل فتنے پائے جا رہے ہوں تو تم اس حال میں زندگی گزارو کہ شہر میں رہنا ترک کر کے جنگل میں کسی درخت کی جڑ کو مضبوطی سے پکڑ کر وہاں ٹھہر جاؤ، یعنی بجائے فتنہ میں شرکت کے شہر کی سکونت ہی چھوڑ دی جائے جہاں فتنے ہو رہے ہیں اور عزلت نشینی اختیار کر کے صحرا کی سکونت اختیار کر لو اور مرتے دم تک وہیں رہو۔ میں نے پوچھا: پھر کیا ہو گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر دجال نکل آئے گا جس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی ایک پانی اور ایک آگ کی، یعنی پانی کی نہر اور آگ کی خندق، پس جو اس کی آگ میں گرنے کو اختیار کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ثابت ہو جائے گا اور گناہ معاف ہو جائے گا اور جو اس کے پانی کی نہر کو اختیار کرے گا تو اس کا گناہ ثابت ہو جائے گا اور نیکیاں ساری برباد ہو جائیں گی، یعنی دجال کا جب خروج ہو گا تو وہ اپنی اُلوہیت کا دعویٰ کرے گا اور پھر اس کو عجیب عجیب خرق عادت امور دکھا کر لوگوں کے سامنے ثابت کرے گا اور ان کے سامنے یہ بات رکھے گا کہ جو شخص میری الوہیت کو مانے گا تو اس کے لئے تو پانی کی نہر ہے اور نہیں مانے گا میری خدائی کو تو اس کے لئے یہ آگ کی خندق ہے جس میں اس کو جھونک دوں گا۔ خروج دجال بعد نزولِ عیسیٰ علیہ السلام ہو گا، پھر قیامت آجائے گی اس حدیث میں حضرت حذیفہؓ رسول اللہ ﷺ سے پیش آنے والے حالات کے بارے مسلسل سوال کرتے رہے اور آپ ﷺ اسی طرح مسلسل جواب ارشاد فرماتے رہے اور اس کثرت سوال سے ذرا بھی آپ ﷺ بے چین نہیں ہوئے بلکہ آپ ﷺ ان کو جواب سے مطمئن فرماتے رہے، یقیناً یہ چیز بغیر کمال شفقت وہمدردی کے نہیں ہو سکتی۔[13]

## دلوں میں فساد اور ظاہری صلح

عن خالد بن خالد اليشكري... بهذا الحديث. قال: قلت: بعد السيف- قال: بقية على أقذاء، وهدنة على دخن... ثم ساق الحديث. قال: وكان قتادة يضعه على الردة التي في زمن أبي بكر على أقذاء، يقول: قذى، وهدنة، يقول: صلح على دخن: على ضغائن۔[14]

خالد بن خالد الیشکری سے یہی حدیث روایت ہے اس میں یہ ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: میں نے عرض کیا پھر تلوار کے بعد کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ باقی رہیں گے مگر ان کے دلوں میں فساد ہو گا اور ظاہر میں صلح۔ پھر آگے انہوں نے حدیث ذکر کی۔ راوی کہتے ہیں قتادہ اسے (تلوار کو) اس فتنہ ارتداد پر محمول کرتے تھے جو حضرت ابو بکرؓ کے دور زمانے ہوا، اور "أَقْذاءٍ" کی تفسیر "قذی" سے یعنی غبار اور گندگی سے جو آنکھ یا پینے کی چیز

پر پڑ جاتی ہے، اور "ھدنہ" کی تفسیر صلح سے "دَخَنٍ" کی تفسیر دلوں کے فساد اور کینوں سے کرتے تھے۔

مولانا محمد عاقل الدر المنضود علی سنن ابی داوٗد میں لکھتے ہیں:

"ھدنۃ علیٰ دخن" یعنی کچھ صلح باقی رہ جائے گی۔ "دخن" یعنی ضَغَن، کینہ، یعنی ظاہر میں صلح صفائی سی ہو گی لیکن اندرون کینہ ہو گا۔ یہ اس شر کی طرف راجع ہے جو پہلی حدیث میں مذکور تھا۔ راوی فرماتا ہے کہ ہمارے استاذ قتادہ اس شر کو محمول کرتے تھے اس فتنہ ردۃ پر جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں پیش آیا تھا جس کا علاج آپ ﷺ نے سیف ارشاد فرمایا تھا، چنانچہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس موقع پر سیف ہی کو استعمال فرمایا، مگر اس میں یہ شک ہو گا کہ حدیث میں یہ ہے جب آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سیف کے بعد کیا ہو گا تو آپ ﷺ نے فرمایا کچھ تھوڑی سی خیر باقی رہ جائے گی وہ بھی غیر خالص، دھندلی سی، حالانکہ خلفاء راشدین کا زمانہ خصوصاً حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کا تو خالص خیر کا زمانہ تھا۔[15]

## فتنہ اور شر کی حالت میں لوگوں کی کیفیت

عن نصر بن عاصم الليثي، قال: أتينا اليشكري في رهط من بني ليث، فقال: من القوم؟ قلنا: بنوليث، أتيناك نسألك عن حديث حذيفة؟...فذكرالحديث. قال: قلت: يا رسول الله! هل بعد هذا الخير شر؟ قال: فتنة وشر. قلت: يا رسول الله! هل بعد هذا الشر خير؟[16]

نصر بن عاصم لیثی فرماتے ہیں کہ ہم بنی لیث کے کچھ لوگ یشکری کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے کہا: ہم بنی لیث کے لوگ ہیں ہم آپ کے پاس حضرت حذیفہؓ کی حدیث پوچھنے آئے ہیں؟ تو انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اس میں ہے: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "فتنہ اور شر ہو گا" میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس شر کے بعد پھر خیر ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "حذیفہؓ! اللہ کی کتاب پڑھو اور جو کچھ اس میں ہے اس کی پیروی کرو" آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ھدنۃ علیٰ الدخن" ہو گا اور جماعت ہو گی جن کے دلوں میں کینہ و فساد ہو گا" میں نے عرض کیا: "ھدنۃ علیٰ الدخن" کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں کے دل اس حالت پر نہیں واپس آئیں گے جس پر پہلے تھے" میں نے عرض کیا! اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک ایسا اندھا اور بہرا فتنہ ہو گا (اس کے قائد) جہنم کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے، تو اے حذیفہؓ! تمہارا جنگل میں درخت کی جڑ چبا چبا کر مر جانا بہتر ہو گا اس بات سے کہ تم ان میں کسی کی پیروی کرو۔

اس روایت کے ضمن میں مولانا محمد عاقل الدر المنضود علی سنن ابی داوٗد میں کہتے ہیں کہ یہ یشکری وہی ہیں جو پہلی حدیث میں آئے یعنی خالد بن خالد۔ اس طریق میں یہ زیادتی ہے کہ بَقِيَّةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ کے بعد حضرت حذیفہؓ نے سوال کیا کہ اس خیر کے بعد پھر شر ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے جواب میں یہ فرمایا: فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ الی آخرہ، یعنی ایسا فتنہ جو اندھا اور بہرہ ہو گا، فتنہ کی صفت عَمْيَاءُ اور صَمَّاءُ اشارہ ہے اس کی شدت اور ظلمت کی طرف، کہ وہ فتنہ ایسا ہو گا کہ انسان کو حق نظر نہیں آئے گا کہ وہ کس میں ہے اور اس فتنہ میں پڑنے والے بالکل بہرے ہوں گے نصیحت اور کلمہ حق کو نہیں سنیں گے۔ عَلَيْهَا دُعَاةٌ کا مطلب یہ ہے کہ

اس فتنہ کو جو قائم کرنے والے ہوں گے وہ دوسروں کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دیں گے، حالانکہ وہ دعوت دینے والے جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے، یعنی باعتبار انجام کے، یعنی لوگوں کو ایسی چیز کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے جو ان کو جہنم کی طرف لیجانے والی ہو گی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہؓ سے فرمایا: اے حذیفہ! یہ وہ زمانہ ہو گا جس میں انسان کو گوشہ نشینی اختیار کرنا اولیٰ ہو گا بہ نسبت اس کے کہ فتنہ میں شرکت کرنے والوں میں سے کسی ایک گروہ کا اتباع کیا جائے۔[17]

## فتنہ شر کا ذکر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ, أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ.[18]

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خرابی اور بربادی ہے عربوں کے لیے اس شر سے جو قریب آچکا ہے، اس میں وہی شخص فلاح یاب رہے گا جو اپنا ہاتھ روکے رکھے۔

اس حدیث کی شرح میں مولانا محمد عاقل کی تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک جس شر کی خبر روایت میں دی جارہی ہے اس سے مراد قتلِ عثمان رضی اللہ عنہ اور بعدہ پیش آنے والے واقعات ہیں۔ جیسا کہ موصوف فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اشارہ ہے قتل عثمانؓ کی طرف اور جو کچھ اس کے بعد پیش آیا حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان، یا اس سے مراد قصہ یزید ہے جو حضرت حسینؓ کے ساتھ پیش آیا۔[19]

## فتنہ قتل

أن أباهريرة قال:قال رسول الله ﷺ: يتقارب الزمان، وينقص العلم، وتظهرالفتن، ويلقى الشح، ويكثر الهرج. قيل: يا رسول الله! أية هو ؟ قال: القتل، القتل.[20]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زمانہ سمٹ جائے گا، علم کم ہو جائے گا، فتنے رونما ہوں گے، لوگوں پر بخیلی ڈال دی جائے گی اور ”الھرج“ کثرت سے ہو گا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: قتل قتل۔

شارح موصوف کے مطابق آپ ﷺ کے اس فرمان کہ زمانہ قریب ہوتا چلا جائے گا کے تین یا چار مطالب ہیں۔ قیامت کا قرب مراد ہے کہ روز بروز قیامت کا قرب بڑھتا جائے گا، اہل زمان کا بعض کا بعض سے قریب ہونا شر اور فتنہ میں کہ سبھی تقریباً یکساں ہو جائیں گے، عمروں کا کم ہو جانا، قصر عمار اہل زمان، ایام کی مدت کا قریب ہونا یعنی زمانہ کی بے برکتی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور علم کم ہوتا چلا جائے گا اہل علم کے دنیا سے رخصت ہونے کی وجہ سے اور فتنے بکثرت ظاہر ہوں گے اور شدتِ بخل کی خصلت لوگوں کے اندر ڈال دی جائے گی اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی جس کی وضاحت آپ ﷺ نے قتل کی صورت میں بیان فرمائی۔[21]

## دورِ فتن میں انفرادی طرزِ عمل

عن حسين بن عبد الرحمن الأشجعي أنه سمع سعد بن أبي وقاص، عن النبي ﷺ... في هذا الحديث، قال: فقلت: يا رسول الله! أرأيت إن دخل علي بيتي، وبسط يده ليقتلني؟ قال: فقال رسول الله ﷺ: كن كابني آدم.لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ...الْآيَةَ۔[22]

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو جائے اور مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم آدم کے بیٹے ہابیل کی طرح ہو جاؤ۔ پھر یزید نے یہ آیت پڑھی ”لَئِن بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ...“ الآیۃ۔

مولانا محمد عاقل الدر المنضود علی سنن ابی داوٗد میں لکھتے ہیں:

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! بتلایئے تو سہی کہ اگر وہ مفسد اور بلوائی میرے گھر پر چڑھ آئے اور مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: كُنْ كَابْنَيْ آدَمَ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے جو نیک تھا اس جیسا ہو جاؤ یعنی ہابیل کی طرح کہ اس کو اس کے بھائی قابیل نے ناحق قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے مدافعت بھی نہیں کی بلکہ اس کا قتل ہو گیا۔ اس حدیث میں یہ وضاحت کی گئی ہے۔[23]

## فتنوں کا آغاز

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا پھر انہوں نے حضرت ابی بکرہؓ کی روایت کی باتیں ذکر کیں اس میں یہ اضافہ ہے: ”اس فتنہ میں جو لوگ قتل کئے جائیں گے وہ جہنم میں جائیں گے “اور اس مزید یہ ہے کہ میں نے پوچھا: ابن مسعودؓ! یہ فتنہ کب ہو گا؟ فرمایا: یہ وہ زمانہ ہو گا جب قتل شروع ہو چکا ہو گا اس طرح سے کہ آدمی اپنے ساتھی سے بھی مامون نہ رہے گا۔ میں نے عرض کیا: اگر یہ زمانہ پاؤں تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم اپنی زبان اور ہاتھ روکے رکھنا، اور اپنے گھر کے کمبلوں میں ایک کمبل بن جانا۔ پھر جب حضرت عثمانؓ قتل کئے گئے تو میرے دل میں یکایک خیال گزرا کہ شاید یہ وہی فتنہ ہو جس کا ذکر ابن مسعودؓ نے کیا تھا، چنانچہ میں سواری پر بیٹھا اور دمشق آگیا، وہاں خریم بن فاتک سے ملا اور ان سے بیان کیا تو انہوں نے اس اللہ کی قسم کھا کر کہا جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ اسے انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے جیسے ابن مسعودؓ نے اسے مجھ سے بیان کیا تھا۔[24]

مذکورہ روایت کی شرح میں مولانا محمد عاقل کہتے ہیں کہ:

قتلاھا کی ضمیر فتنہ کی طرف راجع ہے یعنی فتنہ کے تمام مقتولین آگ میں ہوں گے وابصہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابن مسعودؓ سے کہ یہ حالت کب پیش آئے گی تو انہوں نے فرمایا کہ ایام ہرج میں جبکہ لوگوں کا حال یہ ہو گا کہ آدمی کو اپنے پاس بیٹھنے والے پر بھی اطمینان نہ ہو گا، میں نے پوچھا کہ اگر یہ زمانہ میں پاؤں تو آپؓ مجھ کو کیا ہدایت فرماتے ہیں اس کے بارے میں، انہوں نے فرمایا کہ اپنی زبان اور ہاتھ کو روک کر رکھنا اور اپنے گھر کی بوریوں میں سے ایک بوری بن جانا یعنی گھر سے باہر مت نکل، "فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَهُ" یعنی جب حضرت عثمانؓ کے قتل کا حادثہ عظمیٰ پیش آیا تو میرا دل اپنے مطار میں اڑنے لگا، یعنی مختلف خیالات ذہن میں آتے تھے، کبھی کچھ، کبھی کچھ کہ آیا میں بھی ان واقعات میں شریک ہو جاؤں اور اس لڑائی میں حصہ لوں۔ وابصہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں سوار ہو کر دمشق آیا وہاں حضرت خریم بن فاتکؓ سے ملاقات کی اور ان سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے سنی تھی، تو انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں نے بھی یہ حدیث آپ ﷺ سے سنی تھی جس طرح کہ یہ حدیث بیان کی تھی مجھ سے یعنی وابصہ سے ابن مسعودؓ نے۔[25]

## شدید فتنے

عن أبي موسى الأشعري، قال: قال رسول الله ﷺ: إن بين يدي الساعة فتنًا كقطع الليل المظلم، يصبح الرجل فيها مؤمنًا ويمسي كافرًا، ويمسي مؤمنًا ويصبح كافرًا، القاعد فيها خير من القائم،

والماشي فيها خيرمن الساعي، فكسروا قسيكم، وقطعوا أوتاركم واضربوا سيوفكم بالحجارة، فإن دخل-يعني-على أحد منكم، فليكن كخير ابني آدم.[26]

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قیامت سے پہلے کچھ فتنے ہیں جیسے تاریک رات کی گھڑیاں (ہر گھڑی پہلی سے زیادہ تاریک ہوتی ہے) ان فتنوں میں صبح کو آدمی مؤمن رہے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مؤمن رہے گا اور صبح کو کافر ہو جائے گا، اس میں بیٹھا شخص کھڑے شخص سے بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا، تو تم ایسے فتنے کے وقت میں اپنی کمانیں توڑ دینا، ان کے تانت کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کی دھار پتھروں سے مار کر ختم کر دینا پھر اگر اس پر بھی کوئی تم میں سے کسی پر چڑھ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ آدم علیہ السلام کے نیک بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جائے۔

مولانا محمد عاقل الدر المنضود علی سنن ابی داؤد میں لکھتے ہیں:

قیامت سے پہلے تاریک رات ٹکڑوں کی طرح فتنے آئیں گے۔ ان فتن کے زمانہ میں اپنی کمانوں کو توڑ ڈالو اور ان کے تانت الگ کر دو، اپنی تلواروں کو پتھر پر مار کر کند کر دو، پس اگر تم میں سے کسی کے گھر چڑھائی کر دی جائے تو ہابیل کی طرح ہو جائے، اس حدیث میں يُصْبِحُ وَيُمْسِي سے خاص صبح اور شام ہی کا وقت مراد نہیں بلکہ مطلق زمان اور سرعت انقلاب، جیسے ذرا سی دیر میں کچھ اور ذرا سی دیر میں کچھ۔[27]

## دور فتن میں قبر کی زمین کا نہ ملنا

عن أبي ذرقال:قال لي رسول اللهﷺ:ياأباذر، قلت:لبيك يارسول الله،وسعديك!..فذكر الحديث، قال فيه:كيف أنت إذاأصاب الناس موت يكون البيت فيه بالوصيف!يعني:القبر.قلت:الله و رسوله أعلم،أو قال:ماخيرالله لي ورسوله.قال:عليك بالصبر-أوقال:تصبر.ثم قال لي:ياأباذر، قلت:لبيك وسعديك،قال:كيف أنت إذارأيت أحجارالزيت قدغَرِقَتْ بالدم؟.[28]

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ابوذر! میں نے عرض کیا: تعمیل حکم کے لیے حاضر ہوں، اللہ کے رسول! پھر انہوں نے حدیث ذکر کی اس میں ہے: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ابوذر! اس دن تمہارا کیا حال ہو گا جب مدینہ میں اتنی موتیں ہوں گی کہ گھر یعنی قبر ایک غلام کے بدلہ میں ملے گا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو خوب معلوم ہے، یا کہا: اللہ اور اس کے رسول میرے لیے ایسے موقع پر کیا پسند فرماتے ہیں؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "صبر کو لازم پکڑنا" یا فرمایا: "صبر کرنا" پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: "اے ابوذر!" میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ارشاد فرمائیں تعمیل حکم کے لیے حاضر ہوں، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "تمہارا کیا حال ہو گا جب تم حجاز الزیت کو خون میں ڈوبا ہوا دیکھو گے" میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اس کے رسول میرے لیے پسند فرمائیں گے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اس جگہ کو لازم پکڑنا جہاں کے تم ہو" میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اپنی تلوار لے کر اسے اپنے کندھے پر نہ رکھ لوں؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "تب تو تم ان کے شریک بن جاؤ گے" میں نے عرض کیا: پھر مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنے گھر کو لازم پکڑنا" میں نے عرض کیا: اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو جائے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلواروں کی چمک تمہاری نگاہیں ختم کر دے گی تو تم اپنا کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لینا (اور قتل ہو جانا) وہ

تمہارا اور اپنا دونوں کا گناہ سمیٹ لے گا۔
مولانا محمد عاقل الدر المنضود علی سنن ابی داؤد میں لکھتے ہیں:
"بِاِثْمِکَ" سے خود مقتول کے اپنے گناہ مراد ہیں جو اس نے پہلے سے کر رکھے ہیں اور اس صورت میں رجوع سے مراد نہیں ہو گا کہ تیرے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے بلکہ مطلب یہ ہو گا کہ تیرے سابقہ گناہ تیرے مقتول اور شہید ہو جانے کی وجہ سے معاف کر دیئے جائیں گے، اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قتل ناحق کی وجہ سے مقتول کے سارے گناہ قاتل پر ڈال دیئے جاتے ہیں، اہل السنۃ والجماعۃ کا یہ مؤقف نہیں ہے۔[29]
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ"[30] "کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔"
بلکہ صرف قتل مقتول کا گناہ قاتل کو ہوتا ہے اور اگر سارے گناہوں کی معافی مراد لی جائے تو وہ بھی درست ہے۔ اس لحاظ سے کہ اس قتل ناحق کی وجہ سے مقتول شہید ہوا اور شہادت کی وجہ سے پہلے سب گناہ معاف ہو ہی جاتے ہیں۔ حرہ حجاز الزیت کے نام سے ایک جگہ ہے غربی مدینہ کی جانب کہ اس میں پتھر سیاہ ہیں گویا کہ ان پر زیتون کا تیل ملا ہے اور یہ خبر دی رسول اللہ ﷺ نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا واقعہ ہے کہ زبان اور کان کلام کرنے والے اور سننے والے کے تحمل کہنے اور سننے اس کے نہیں رکھتے اور وقوع اس کا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کے ہے کہ بعد از واقعہ قتل امام حسینؓ کے بہت سے لشکر۔۔ یہ واقعہ حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے دو سال بعد پیش آیا تھا۔ اس لئے کہ شہادت حسینؓ کا واقعہ 61ھ میں پیش آیا اور واقعہ الحرۃ 63ھ میں جس میں ہزاروں صحابہ کرامؓ اور تابعین مقتول ہوئے، لیکن حضرت ابوذرؓ نے اس لڑائی کا زمانہ نہیں پایا کیونکہ ان کی وفات تو 32ھ میں ہے اسی لیے علماء نے لکھا ہے کہ ان فتن کے وقوع کے زمانہ اور سن کے تعین کا علم رسول اللہ ﷺ کو بھی نہ تھا۔[31]

## فتنوں میں زبان کو ضبط میں رکھنا

عن أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ قال: ستكون فتنة صماء بكماء عمياء، من أشرف لها استشرفت له، وإشراف اللسان فيها كوقوع السيف.[32]
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک بہرا گونگا اور اندھا فتنہ ہو گا جو اس میں جھانکے گا اسے فتنہ اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور زبان چلانا ایسے ہو گا جیسے کہ تلوار چلانا۔
مولانا محمد عاقل الدر المنضود علی سنن ابی داؤد میں لکھتے ہیں:
کوکب میں اس فقرہ کے معنی میں دو احتمال لکھے ہیں اور شروح میں لکھا ہے کہ لسان سے مراد کلمہ ہے یعنی فتنہ کے زمانہ میں حق بات زبان سے نکلنا بڑا مشکل ہو گا تلواروں کی ضرب برداشت کرنے سے بھی زیادہ، اس لئے کہ وہ اہل فتنہ باطل پر اڑے ہوئے ہوں گے۔ دوسرے کلمہ سے مراد کلمہ باطل یعنی جو فریق غیر حق پر ہے اس کی تائید گناہ ہونے میں تلوار چلانے سے زیادہ سخت ہے اور تیسرے معنی ہامش کوکب میں اس کے یہ لکھے ہیں کہ مسلمانوں کے دو گروہ میں جب فتنہ اور لڑائی ہو تو اس صورت میں بلا تحقیق کسی ایک فریق کی مذمت کرنا ایسے ہی حرام ہے جیسے مسلمانوں میں تلوار چلانا، کیونکہ وہ حرب مسلمین کے درمیان ہے جن کی غیبت کرنا

حرام ہے۔ اور مظاہر حق میں ہے: زبان درازی کرنا اس فتنہ کی طرح ہے جیسے تلوار یعنی تاثیر میں بلکہ زیادہ اس سے جیسا کہ کہا گیا ہے: جراحات السنان لهاالتئام ولايلتام ماجرح اللسان۔ اسی لئے کہا پہلی روایت میں سخت زیادہ مارنے تلوار سے اور فتنہ واختلاف کے زمانہ میں کھل کر بات کرنا فریقین میں سے کسی ایک کی حمایت میں یا مذمت میں یہ بہت زیادہ مؤثر ہوتا ہے مگر اس کے لئے بڑی جرات اور ہمت کی ضرورت ہے۔[33]

## زبان کا سخت فتنہ

عن عبد الله بن عمرو،قال: قال رسول الله ﷺ: إنها ستكون فتنة تستنظف العرب، قتلاها في النار،اللسان فيها أشد من وقع السيف..[34]

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنہ بپا ہو گا جو سب عربوں کو ہلاک کر ڈالے گا، اس کے مقتول جہنم میں جائیں گے۔ اس میں زبان سے بولنا تلوار چلانے سے بھی سخت ہو گا۔

مولانا محمد عاقل الدر المنضود علی سنن ابی داؤد میں لکھتے ہیں:

اس فتنہ سے مراد یہ ہے کہ جو دو فریق بطمع مال وجاہ کے لیے لڑیں اور مقصود اس میں احقاق حق، دین اور امداد اہل حق کی نہ ہو۔ جیسے خانہ جنگی والوں کا حال ہوتا ہے کہ اندھادھند آپس میں لڑنے لگتے ہیں۔ وہ بات جو ظاہر اور تکلیفات سے محفوظ ہے وہ یہ کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اس سے کون سا فتنہ مراد ہے۔ گویا بعض محدثین نے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کا فتنہ ہے، پس اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے تو قَتْلَاهَا فِي النَّارِ کے معنی یہ ہوں گے کہ جو لوگ اس فتنہ میں مارے گئے نہ کہ وہ لوگ جن کی وجہ سے فتنہ واقع ہوا۔ لہذا جہنمی ہونے کے حکم سے حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نکل جائیں گے جو شہید کئے گئے، اس لئے کہ یہ حضرات تو وہ ہیں کہ جن کے قتل کی وجہ سے فتنہ اٹھا ہے نہ کہ یہ حضرات اس میں مارے گئے یہ توجیہ بہتر ہے! اس توجیہ سے جو بعض حواشی میں مذکور ہے یعنی یہ کہ یہ حدیث توبیخ وتغلیظ پر محمول ہے، اس لئے کہ مجتہد شرعاً معذور ہوتا ہے اور یہاں دونوں فریق مجتہد تھے۔[35]

## قتلِ مومن: اثم کبیر

عن عبادة بن الصامت، أنه سمعه يحدث، عن رسول الله ﷺ أنه قال: من قتل مؤمنًا فاعتبط بقتله، لم يقبل الله منه صرفًا ولاعدلًا. قال لنا خالد: ثم حدثني ابن أبي زكريا. عن أم الدرداء، عن أبي الدرداء، أن رسول الله ﷺ قال: لا يزال المؤمن معانقًا صالحًا ما لم يصب دمًا حرامًا، فإذا أصاب دمًا حرامًا بلح۔[36]

حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی مومن کو قتل کیا اور بلاوجہ ظلم سے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا نفل نہ فرض۔ خالد نے ہمیں کہا: پھر ابن ابوزکریا نے مجھے بواسطہ حضرت ابودرداءؓ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن ہمیشہ بڑا ہلکا پھلکا اور اچھے اعمال کی توفیق میں رہتا ہے، جب تک کہ وہ خون حرام کا ارتکاب نہیں کرتا اور جب وہ خون حرام کا مرتکب ہوتا ہے تو اس توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔

مولانا محمد عاقل الدر المنضود علی سنن ابی داؤد میں لکھتے ہیں:

"فَاعۡتَبَطَ" میں دو نسخے ہیں ایک عین مہملہ کے ساتھ اور دوسرا عین معجمہ کے ساتھ، عین مہملہ کی صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہے: جس شخص نے کسی مؤمن کو قتل کیا ظلماً بغیر قصاص کے اور عین معجمہ کی صورت میں حدیث کے معنی یہ ہوں گے کہ جس شخص نے کسی مؤمن کو قتل کیا اور اس کو قتل کرکے خوش ہوا۔ یعنی بجائے ندامت اور رنج کے کہ وہ تو کیا ہوتا اور خوش ہوا۔ ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ نہ نفلی عبادت قبول فرماتے ہیں اور نہ فرض۔ اس پوری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان شخص تیزی کے ساتھ آگے بڑھتا رہتا ہے صلاح اور توفیق خیرات کے ساتھ، گویا ترقی کرتا رہتا ہے جب تک ناحق قتل نہ کرے۔ لیکن جب کسی کا ناحق خون کردے تو سمجھو کہ وہ تھک گیا اور ہر خیر سے رک گیا اور وہ ترقی ختم ہوگئی۔[37]

## فتنوں کا عذاب

عن أبي موسى، قال: قال رسول الله ﷺ: "أمتي هذه أمة مرحومة، ليس عليها عذاب في الآخرة، عذابها في الدنيا، الفتن والزلازل والقتل۔[38]

ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس امت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے آخرت میں اسے عذاب (دائمی) نہیں ہوگا اور دنیا میں اس کا عذاب فتنوں، زلزلوں اور قتل کی شکل میں ہوگا۔

مولانا محمد عاقل الدر المنضود علی سنن ابی داؤد میں لکھتے ہیں:

یعنی دنیا میں جو فتنے آئیں گے اور معاصی کی وجہ سے جو آفاتِ سماویہ پائی جائیں گی زلزلے اور قحط سالی وغیرہ اور دوسرے مصائب اور قتل وغارت وغیرہ یہی چیزیں اس امت کے لئے کفارہ ہوجائیں گی اور آخرت میں ان شاء اللہ کوئی خاص عذاب نہ ہوگا، معافی تلافی ہوجائے گی۔[39]

## حاصل بحث

الدر المنضود علی سنن ابی داؤد مظاہر العلوم سہارنپور کے صدر مدرس مولانا محمد عاقل کی سنن ابی داؤد کی درسی تقریر ہے جو ان کے شاگرد رشید مولانا ثناء اللہ ہزاروی باغی نے دوران درس ضبط کی تھی۔ مولانا محمد عاقل نے اس پر نظر ثانی کی اور مفید باتیں شامل کرکے اس کو شائع کیا جس کا شمار موجودہ زمانے کی بہترین اردو شروحات میں ہوتا ہے۔ یہ شرح چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ مولانا محمد عاقل نے الدر المنضود علی سنن ابی داؤد میں ہر بات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں فقہاء کرام کے اقوال کو بھی تحریر کیا اور ائمہ اربعہ کی رائے بھی پیش کی گئی ہے۔ آپ نے سنن ابی داؤد کی تمام احادیث کو پوری سند کے ساتھ درج نہیں کیا، سنن ابی داؤد کی تمام احادیث وترجمہ کو لکھا ہے لیکن شرح تمام احادیث کی نہیں۔ مولانا محمد عاقل نے اپنی شرح میں اسلوب بیان کو نہایت شاندار اور الفاظ کو خوب آسان طریقے سے بیان کیا ہے کہ پڑھنے والا آسانی کے ساتھ مفہوم تک پہنچ سکتا ہے۔

کتاب الفتن کی روایات کو بیان کرتے ہوئے مولانا محمد عاقل محض ترجمہ اور مختصر تشریح تک محدود نہیں رہتے بلکہ روایات میں وارد مختلف فتنوں اور پیش گوئی کے مصداق کو بھی بیان کرتے ہیں جیسا کہ مذکورہ روایات کی تشریح میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح جہاں کہیں کسی فتنہ سے متعلق مختلف روایات پائی جاتی ہیں وہاں تطبیق کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

---

## حوالہ جات وحواشی

1 http://mazahiruloom.org/sagar.mudarriseen.ur.php?8, Retrived on 15-09-2024.
2 Ibid.

3 محمد عاقل سہارنپوری، مولانا، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، (کراچی: مکتبۃ الشیخ، 1429ھ/2008ء)، 1/60۔

4 محمد نعمان، مولانا، انواع کتب حدیث کا تعارف، (کراچی: مکتبہ المتین، 1440ھ/2019ء)، 1/212۔

5 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/203۔

6 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2012ء)، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، رقم الحدیث: 4241۔

7 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/205۔

8 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، رقم الحدیث: 4242۔

9 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/206 تا 208۔

10 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، رقم الحدیث: 4243۔

11 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/205۔

12 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، رقم الحدیث: 4244۔

13 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/209۔

14 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، رقم الحدیث: 4245۔

15 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/211۔

16 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، رقم الحدیث: 4246۔

17 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/212۔

18 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، رقم الحدیث: 4249۔

19 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/213۔

20 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، رقم الحدیث: 4255۔

21 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/218۔

22 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن، باب فی النهی عن السعی فی الفتنة، رقم الحدیث: 4257۔

23 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/220۔

24 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن، باب فی النهی عن السعی فی الفتنة، رقم الحدیث: 4258۔

25 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/220۔

26 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن، باب فی النهی عن السعی فی الفتنة، رقم الحدیث: 4259۔

27 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/221۔

28 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن، باب فی النهی عن السعی فی الفتنة، رقم الحدیث: 4261۔

29 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/222۔

30 سورۃ النجم 53:38۔

31 محمد عاقل سہارنپوری، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 6/223۔

32 ابو داؤد، **السنن**،کتاب الفتن،باب فی کف اللسان، **رقم الحدیث**:4264۔

33 محمد عاقل سہارنپوری، **الدر المنضود علی سنن ابی داؤد**،6/224۔

34 ابو داؤد، **السنن**،کتاب الفتن،باب فی کف اللسان، **رقم الحدیث**:4265۔

35 محمد عاقل سہارنپوری، **الدر المنضود علی سنن ابی داؤد**،6/224۔

36 ابو داؤد، **السنن**،کتاب الفتن،باب فی تعظیم قتل المومن، **رقم الحدیث**:4270۔

37 محمد عاقل سہارنپوری، **الدر المنضود علی سنن ابی داؤد**،6/226۔

38 ابو داؤد، **السنن**،کتاب الفتن،باب ما یرجی فی القتل، **رقم الحدیث**:4278۔

39 محمد عاقل سہارنپوری، **الدر المنضود علی سنن ابی داؤد**،6/228۔